رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۶۵ | مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی آمد لاہور پر گورنمنٹ ہوس لاہور میں شہزادہ موصوف کا استقبال کرنے کے لئے جو چند معززین ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب نے خاص طور پر منتخب فرمائے ہیں۔ اور بذریعہ اپنے مراسلہ خاص کے انکو لاہور میں عزت دی ہے۔ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا بھی اسم گرامی ہے۔ اسلئے گو حضور عام پبلک مواقع پر شامل تو نہیں ہوا کرتے مگر تاج برطانیہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کے دلی خلوص و وفاداری اور موجودہ فتنہ ترک موالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضور گورنمنٹ عالیہ کے منشاء کے مطابق انشاء اللہ العزیز ۲۳ فروری سنہ ۱۹۲۲ء کو لاہور تشریف لے جائینگے۔ اور غالباً تین چار یوم تک وہاں قیام فرمائینگے۔

۱۸ فروری شیخ محمود احمد صاحب ابن شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بغرض تعلیم و تبلیغ مصر کو اور مولانا سید محفوظ الحق صاحب جیسور کو ۔۔۔

نظم

بخیر گذشت

برادرم ایڈیٹر صاحب الفضل سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی تکلیف کا حال پڑھ کر تو درد پیدا ہوا ہی تھا۔ ادھر بندہ کے ساتھ جو دردناک واقعہ پیش آیا۔ اسے نظم میں ظاہر کر دیا۔ نظم سادہ ہے۔ درد کا مرقع ہے۔ والسلام

خاکسار محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

گر کے زینہ سے جو چوٹ آئی تن آقا پر
اس کا صدمہ ہوا ثاقب کے دل شیدا پر
شرکت درد ہوئی درد جو دل میں اُٹھا
درد دل کا وہ اثر تھا جو جہاں نے دیکھا

جمعہ کی صبح کو میں جاتا تھا گاڑی میں سوار
برق سے بڑھ کے جھٹک کر چلا اسپ رہوار
پوری طاقت سے یہ کی فکر کہ ٹھہراؤں میں
اُسے قابو میں کسی طرح سے لے آؤں میں

آگے تحریر قضا اور قدر کی آئی
اسپ خود رو نے بری طرح سے ٹھوکر کھائی
تین بچے گرے میں خود گرا اور نوکر بھی
ٹوٹی گاڑی نہ رہی دیکھنے کو پنجر بھی

درد اک پہلے ہی تھا دل میں نیا درد اُٹھا
سہہ کے یہ صدمہ میں آخر بدم سرد اُٹھا
دیکھا بچوں کو تو اک بچہ ہے گاڑی کے تلے
تن نازک ہے اسی کا بار گراں کے نیچے

گاڑی اُٹھوائی تو معصوم سلامت اُٹھا
پُوچھا کیسے ہو تو بار وہ شگفتہ بولا
کہ مجھے درد نہیں اور نہ کچھ زحمت ہے
میری حالت یہ خدا کی نظرِ رحمت ہے
ننھے بچے کو جو دیکھا تو ہے زخمی چہرہ
اس سے پوچھا تو کہا میں بھی ہوں بالکل اچھا
تیسرا بچہ جو دیکھا تو بہت سا تھا نڈھال
سخت چوٹ آئی تھی تھا اس کا بہت پتلا حال
شکر صد شکر کہ جان بچ گئی لاکھوں پائے
ناگہانی یہ بلائیں ہیں خدا ان سے بچائے
بال بیکا نہ ہوا اس سے مگر نوکر کا
دیکھ کر سب کو یہ کی فکر کہ میں ہوں کیسا
ہاتھ پر پاؤں پہ گھٹنوں پہ خراشیں آئیں
ناک اور چہرہ پہ زخموں کی تراشیں آئیں
گھر پہ آکر پڑھی الفضل میں یہ نیک خبر
کہ اب آرام سے ہے جان و تن فضل عمر
سجدۂ شکر بجالایا میں اللہ کے حضور
کہ ما درد و الم بھی وہی کر دیگا دور
کشتی گرداب یہ تھی حق نے اسے پار کیا
شکر کا ثاقب غمناک نے اظہار کیا

تبدیلی افسران نظارت

احباب کی اطلاع کیلئے شایع کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے عملہ محکمہائے نظارت میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں فرمائی ہیں :-

(۱) ناظر تالیف و اشاعت بجائے مولوی رحیم بخش صاحب کے چودہری فتح محمد صاحب ہونگے ۔

(۲) نائب ناظر تالیف و اشاعت سید ولی اللہ شاہ صاحب ہونگے

(۳) ناظم ایجنسی بجائے سید ولی اللہ شاہ صاحب کے شیخ نواب دین صاحب ہونگے ۔

(۴) انچارج دفتر ڈاک بجائے شیخ نواب دین صاحب کے مولوی رحیم بخش صاحب ہونگے ۔

(۵) ناظر تعلیم و تربیت بجائے ماسٹر علی محمد صاحب کے چودہری فتح محمد صاحب ہونگے ۔ فقط - والسلام

مرزا بشیر احمد - قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان

مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج منظور

ہم حوالہ دکھانے کو تیار ہیں

مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ بنام اتمام حجت نمبر ۳ کا جواب میں نے بفضلہٖ تعالیٰ لکھ لیا ہے ۔ جو انشاء اللہ الفضل کی قریبی اشاعت میں شایع ہو گا ۔ مگر مولوی صاحب نے اپنے ٹریکٹ کے صفحہ ۲ میں جو سند رجہ ذیل چیلنج دیا ہے کہ :-

" حضرت صاحب کے دعوےٰ میں تبدیلی کی تاریخ سنہ ۱۹۰۲ء (خلیفۃ المسیح الثانی) انہوں نے خود بنائی تھی اسلئے انکیں حق تھا کہ خود اُسے بدلکر سنہ ۱۹۰۱ء بنادیں ۔ اگر میں اسبات میں جھوٹا ہوں ۔ تو مجھے سارے احمدی لٹریچر میں کتابیں ہوں یا اشتہارات یا اخباروں میں کوئی شخص صرف ایک فقرہ نکالکر دکھادے کہ میاں صاحب کی اس ایجاد متعلق تبدیلی عقیدہ سے پیشتر کبھی کسی نے یہ لکھا ہو ۔ کہ حضرت صاحب نے سنہ ۱۹۰۲ء یا سنہ ۱۹۰۱ء میں اپنا دعوےٰ تبدیل کر لیا تھا ۔ پہلے آپ غلطی سے اپنے آپ کو نبی کی بجائے محدث کہدیا کرتے تھے ۔ اور ایک زمانہ آپ پر ایسا گذرا تھا کہ آپ لفظ نبی یا محدث کے معنے نہ جانتے تھے ۔"

میں اس چیلنج کو منظور کرتا ہوں ۔ مولوی صاحب خواہ بذریعہ اخبار یا اگر اخبار کے شایع ہونے میں دیر ہو تو بذریعہ رجسٹری مجھ کو اطلاع کریں ۔ کہ اگر میں ان کا مطالبہ پورا کروں ۔ تو کیا آپ حسب اقرار خود اس بات کا اعلان کرنے کے لیے تیار ہیں کہ ایسا فقرہ دیکھنے کے بعد آپ کو آیندہ کے لئے جھوٹا سمجھا جائے اور آپ نے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ پر تبدیلی عقیدہ کا گندہ الزام لگایا ہے ۔ اسکو بے بنیاد قرار دیکر آپ سے یہ توقع رکھی جائے ۔ کہ آیندہ آپ اس قسم کے جرم کا ارتکاب نہیں کرینگے ۔ اور اپنے ہمخیالوں کو بھی منع کرینگے ۔ آپ کی منظوری کی اطلاع اسلئے ضروری ہے کہ اس حوالہ کو جواب میں ہی شایع کر دیا جائے ۔

عبد الرحمٰن مصری - ۱۶ فروری سنہ ۱۹۲۲ء

اخبار احمدیہ

اثر احمدیت

بحضور خلیفۃ المسیح - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ خاکسار کے آبائی گاؤں ...... میں ایک آدمی ...... احمدی ہوا تھا ۔ جو قریباً دو سال سے احمدی ہے پہلے اس کا گذارہ چوری پر تھا آبائی ورثہ کچھ نہیں اب خدا کے فضل سے چوری کو اس نے بالکل چھوڑ دیا ہے ۔ اور مقروض ہوتا چلا جاتا ہے ۔ فاقہ پر فاقہ اٹھاتا ہے ۔ مگر میرے خیال میں حضرت صاحب کی تعلیم پر بندہ سے بڑھکر عمل کرتا ہے پہلے اس نے نماز بھی کبھی نہیں پڑھی تھی ۔ اب تہجد بھی نہیں چھوڑتا ۔ دستخط ...

بیعت خلافت

بجناب حضرت حضور خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بعد از سلام واجب الاحترام گذارش ہے ۔ کہ خاکسار حضرت مسیح موعود کے زمانہ سے جماعت احمدیہ میں داخل ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بھی بیعت کی تھی ۔ اس کے بعد جب سے آنحضور خلیفہ ہوئے ہیں ۔ اسی وقت سے اعتقاد رکھتا ہے ۔ مگر قادیان آکر بیعت کا اتفاق نہیں ہو سکا ۔ لہذا بذریعہ عریضہ ہذا تحریری بیعت کی استدعا کرتا ہے ۔ انشاء اللہ قادیان میں حاضر ہونگا ۔

خیر الدین احمدی ۔ رائے کوٹ ۔ لودھیانہ

دوستوں کو اطلاع

خدا کے فضل و کرم سے مظفر گڑھ میں انجمن احمدیہ قائم ہو گئی ہے اگر کوئی دوست اس طرف سے گذریں تو ضرور ملاقات سے مشکور فرمائیں

خاکسار محمد احمد خان گڈس کلرک ریلوے سٹیشن مظفر گڈھ

رسید چندہ زنانہ وارڈ

نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کے چندہ میں احمدیہ خواتین بٹھہ بھابانو رکیطرف سے مبلغ ۵ روپیہ ۲ آنہ مجھے وصول ہوئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں پر رحم و کرم کی بارشیں نازل فرمائے ۔ سکینۃ النساء قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۰ر فروری ۱۹۲۲ء

مسٹر امیر علی اور پروفیسر رام دیو

(از جناب مولانا شیر علی صاحب بی اے)

(۶)

پروفیسر صاحب کا دوسرا حوالہ فرشتوں کے متعلق ہے انھوں نے حسب رپورٹ بندے ماترم یہ بیان فرمایا تھا کہ مسٹر امیر علی اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ قرآن شریف میں جو فرشتوں کا ذکر ہے۔ وہ محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کا وہم اور شاعرانہ نازک خیالی تھی۔ ورنہ فرشتہ درحقیقت کوئی چیز نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا :۔

(۱) مسٹر امیر علی نے اپنی کتاب میں ہرگز نہیں لکھا کہ فرشتوں کے متعلق جو کچھ قرآن مجید میں ہے۔ وہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم تھا۔

(۲) اور نہ یہ لکھا ہے۔ کہ فرشتہ درحقیقت کوئی نہیں۔

(۳) پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کی طرف جو فقرہ منسوب کیا ہے۔ وہی اپنی غلطی کا آپ مظہر ہے۔ وہم اور شاعرانہ نازک خیالی دو مخالف باتیں ہیں۔ وہم کسی ایسی چیز کو کہتے ہیں جس کا وجود نہ پایا جائے۔ لیکن کوئی شخص غلطی سے اس کے وجود کا قائل ہو۔ اور شاعرانہ نازک خیالی اُسے کہتے ہیں۔ کہ ایک چیز تو موجود ہو۔ لیکن اس کا ذکر استعارہ اور مجاز میں نظم یا کلام کو خوبصورت بنانے کے لئے کر دیا جائے۔

(۴) مسٹر امیر علی فرشتوں کے وجود کے متعلق نہیں بلکہ ان کے لڑائی میں شامل ہونے کے متعلق یہ خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس میں شاعرانہ رنگینی پائی جاتی ہے۔ مجاز اور استعارہ کو استعمال کیا گیا ہے۔

(۵) مسٹر امیر علی فرشتوں کے وجود کو محض استعارہ قرار دینے کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ فرشتوں کا انکار کرنے والے اگر فرشتوں کے وجود کو ماننے کا نام وہم رکھتے ہیں۔ تو ان کے نہ ماننے کا نام بھی وہم رکھا جا سکتا ہے۔

(۶) مسٹر امیر علی کہتے ہیں۔ فرشتوں کے وجود کا مسئلہ ایسا باریک مسئلہ ہے کہ انسانی عقل اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ ان کے متعلق ہم بحث نہیں کر سکتے۔ ان کے متعلق بحث کرنا آسمانی کتب کا کام ہے۔

ان چھ امور میں سے ۱ و ۲ و ۴ و ۵ کے جواب میں پروفیسر صاحب ساکت ہیں۔ اور ان کی تردید نہیں کر سکتے۔ ۳ کے جواب میں وہ فرماتے ہیں۔ کہ شاعرانہ نازک خیالی کا لفظ مسٹر امیر علی کی کتاب میں نہیں یہ بندے ماترم کے رپورٹر کی غلطی ہے۔ یعنی پروفیسر صاحب نے بھی لیکچر میں یہ لفظ استعمال نہیں کیا۔ بندے ماترم کے رپورٹر نے غلطی سے یہ لفظ ان کی طرف منسوب کیا ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر بندے ماترم کے رپورٹر نے غلطی سے یہ لفظ پروفیسر صاحب کی طرف منسوب کیا۔ تو پرکاش کے ایڈیٹر اور رپورٹر کو کس طرح غلطی لگ گئی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ پرکاش میں جو رپورٹ پروفیسر صاحب کے لیکچر کی شائع ہوئی ہے۔ اسمیں بھی شاعرانہ نازک خیالی کا ہی لفظ درج ہے۔ اور یہ لفظ غلط نہیں۔ بلکہ مسٹر امیر علی کی تحریر کا صحیح مفہوم ہے۔ پروفیسر صاحب اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ کسی بیان میں Poetical element کے یہی معنے ہیں کہ وہ شاعرانہ طرز کا کلام ہے یعنی شاعرانہ رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اب پروفیسر صاحب خود ہی فرما دیں کہ اسکے سوا اسکے اور کیا معنے ہیں کہ اس کلام میں شاعرانہ نازک خیالی اور مجاز اور استعارہ سے کام لیا گیا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ جب پروفیسر صاحب نے ان معنوں کا انکار کیا۔ اور اس کا یہ مطلب بیان کیا کہ یہ بیان ایک وہم ہے۔ ان کا کانشنس ضرور انکو ملامت کرتا ہوگا کیونکہ ان کے معنے ایسے باطل ہیں کہ پروفیسر صاحب کو ہرگز جرأت نہیں ہوگی۔ کہ کسی انگریزی کی کلاس کے سامنے ایسے غلط معنے بیان کریں۔ یہ تو ایسی صریح بات تھی کہ اسپر کچھ لکھنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ پروفیسر صاحب باوجود پروفیسر کہلانے کے ایک صحیح مفہوم کا انکار کرتے ہیں۔ تو مجبوراً اسکے متعلق کچھ لکھنا پڑتا ہے

Poetical کا لفظ Poetry سے مشتق ہے۔ اور اس کے معنے ہیں Having the quality of poetry یعنی جسمیں Poetry کا رنگ اور خاصہ ہو۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ Poetry کسے کہتے ہیں The standard Dictionary of the Twentieth Century نے اسکی تشریح حسب ذیل الفاظ میں کی ہے :۔

The type of the literature of which the ruling factor is quickened imagination the proper language figurative the natural form verse and the chief aim to impart imaginative pleasure

اس تشریح کے رُو سے اگر کسی بیان میں مجاز اور استعارہ استعمال ہوا اور imagination سے کام لیا گیا ہو۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس بیان میں شاعرانہ رنگ پایا جاتا ہے۔ اور یہی تشریح تھی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مضمون میں بھی۔ اور وہ imagination جس سے شاعر کام لیتا ہے۔ اسے اگر شاعرانہ نازک خیالی کے نام سے تعبیر کریں تو پروفیسر صاحب فرما دیں کہ اسمیں کیا غلطی ہے۔ یہ بالکل صحیح مفہوم ہے۔ جسپر کوئی عقل مند آدمی اعتراض نہیں کر سکتا۔ پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ Poetic کا ترجمہ مجاز اور استعارہ نہیں ہیں۔ Poetry کی تشریح میں لکھا۔ کہ اس کی موزون زبان مجاز و استعارہ ہوتی ہے۔ پس اگر کوئی کلام شاعرانہ طرز کی ہے۔ تو اس کا یہ مفہوم کہ اسمیں مجاز و استعارہ سے کام لیا گیا ہے

بالکل درست اور صحیح ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ پروفیسر صاحب با وجود اس قدر قابلیت اور زباندانی کے ایسی صاف بات پر کیوں اعتراض فرماتے ہیں۔

پھر پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ Poetic کے معنے ہیں Imaginative اور Imaginative کے معنے ہیں وہمی۔ پس ثابت ہوا کہ Poetic کے معنے وہمی ہیں۔ اور فرشتوں کا ذکر ایک وہم ہے۔ یہ استدلال پروفیسر صاحب کی شان کے لائق نہ تھا۔ معلوم نہیں۔ پروفیسر صاحب نے یہ طریق کیوں اختیار کیا۔ میں امید نہیں کرتا کہ پروفیسر صاحب ایک کالج کی کلاس میں ایسے معنے پیش کرنے کی جرأت کریں۔ اس Imagination کا نام وہم رکھنا جو ایک شاعر کی کلام کا خاصہ ہے۔ اور پھر وہم کے وہ معنے لیکر جو لفظ Superstition میں پائے جاتے ہیں۔ ایک غلط استدلال کرنا ایسا فعل ہے جو کسی صورت میں بھی پروفیسر صاحب کی شان کے شایاں نہ تھا۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ پروفیسر صاحب کو لفظ Imaginary سے دھوکا لگا ہے۔ کیونکہ Imaginary اور Imaginative میں جو فرق ہے وہ پروفیسر صاحب کو خوب معلوم ہونا چاہیئے۔ پس پروفیسر صاحب نے کبھی دھوکہ میں آکر ایسا نہیں کیا۔ بلکہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے عمداً ایسا کیا ہے۔

ایسا ہی پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کے ایک اور فقرہ کو جس کا مفہوم ہے کہ فرشتوں کا وجود ایک باریک مسئلہ ہے۔ جس کی تہ تک انسانی عقل نہیں پہنچ سکتی ایسے طور پر بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ کہ اسکو دیکھ کر افسوس آتا ہے مسٹر امیر علی کے فقرہ میں ہرگز فرشتوں کا انکار نہیں پایا جاتا۔ مگر پروفیسر صاحب نے کمال ہوشیاری سے اس فقرہ کے ایسے معنے کئے ہیں۔ جس سے سمجھا جائے۔ کہ مسٹر امیر علی فرشتوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ فرشتوں کے وجود کے متعلق سید صاحب کہ ان کی عقل اور فہم میں بالکل نہیں آتا کہ فرشتے ہیں۔ حالانکہ صحیح ترجمہ وہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مضمون میں کیا۔ اور جس کی درستی پر پروفیسر صاحب کوئی اعتراض نہیں کر سکے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔ آیا جس طرح لاک کا خیال ہے۔ خدا اور بندے کے درمیان کوئی اور وجود بھی ہیں۔ جس طرح انسان اور ادنیٰ حیوانات کے درمیان اور وجود ہیں؟ یہ ایک ایسا باریک مسئلہ ہے۔ کہ انسانی عقل اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ انگریزی دان اصحاب کے لئے میں اصل الفاظ بھی نقل کر دیتا ہوں :-

Whether there exist intermediate beings as Locke thinks, between God and man, just as there are intermediate beings between man and the lowest form of animal creation is a question too deep to be fathomed by the human intellect.

اب اس عبارت کو توڑ مروڑ کر پروفیسر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مسٹر امیر علی یہاں فرشتوں کے وجود کا انکار کر رہے ہیں۔ افسوس! پروفیسر صاحب نے لفظ Element پر بھی زور دیا ہے۔ اس کے معنے عنصر کے ہیں۔ اسلئے شاعرانہ نازک خیالی مراد نہیں ہو سکتی۔ ایک بیان میں شاعرانہ عنصر کے ہونے کے یہی معنے ہیں کہ وہ کلام شاعرانہ رنگ کا ہے۔ یا شاعرانہ رنگینی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور یہی معنے مسٹر امیر علی بھی مراد لیتے ہیں کیونکہ اسی جگہ وہ آگے چلکر Poetical Character کا لفظ لکھتے ہیں۔ جس کے معنے ہیں۔ شاعرانہ طرز اور پروفیسر صاحب کی بدقسمتی سے انہوں نے اپنے مفہوم کو ایک مثال سے واضح کر دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے فٹ نوٹ میں زبور ۱۸ کو بطور نمونہ کے پیش کیا ہے۔ اب میں اس زبور میں سے اقتباس ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ تا ناظرین کو معلوم ہو کہ مسٹر امیر علی کا مطلب شاعرانہ طرز سے کیا تھا۔ آیا بقول پروفیسر صاحب صرف وہم مراد تھا یا مجاز و استعارہ و شاعرانہ نازک خیالی مراد تھی۔

"خداوند میری چٹان اور میرا گڑھ اور میرا چھڑانیوالا ہے۔ میرا خدا میری چٹان جس پر میرا بھروسا ہے میری ڈھال اور میری نجات کا سینگ اور میرا اونچا برج ...... موت کی رسیوں نے مجھ کو گھیرا۔ اور بے دین لوگوں کے سیلابوں نے مجھے ڈرایا ..... موت کے پھندوں نے مجھے آگے سے پھنسا لیا ..... تب زمین کانپی اور لرزی۔ پہاڑ جڑ مول سے ہل گئے۔ اور اسلئے کہ وہ غضبناک ہوا۔ تھرتھرائے۔ اس کے نتھنوں سے دھواں اٹھا۔ اور اس کے منہ سے آگ بھڑکی۔ جس سے انگارے دہک اٹھے۔ وہ کروبی (فرشتہ) پر سوار ہوا۔ اور پرواز کر گیا۔ وہ ہوا کے پروں پر اڑا اس نے تاریکی کو اپنا پردہ کیا۔ اور اس کے گرداگرد پانیوں کا اندھیرا اور بادلوں کی گھٹا اس کا خیمہ تھا۔"

اسی قدر اقتباس اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ قرآن شریف کے کلام میں شاعرانہ عنصر کے ہونے سے مسٹر امیر علی کا مطلب یہی ہے۔ کہ اس میں شاعرانہ نازک خیالی اور مجاز و استعارہ سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جس زبور کے ساتھ مسٹر امیر علی نے قرآن شریف کے بیان کا مقابلہ کیا ہے۔ وہ سراسر شاعرانہ رنگینی اور استعارات سے ہی بھرا ہوا ہے۔

پروفیسر صاحب کا تیسرا حوالہ کثرت ازدواج کے متعلق ہے۔ پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مسٹر امیر علی کثرت ازدواج کو زناکاری قرار دیتے ہیں۔ مسٹر امیر علی نے جہاں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ وہ سراسر باطل اور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ مگر جس رنگ میں پروفیسر صاحب نے اس کو پیش کیا ہے۔ وہ بھی سخت غلط فہمی پیدا کرنیوالا ہے۔ پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کی عبارت کے ایک حصہ کو نظر انداز کیا ہے۔ جس سے ان کی رائے خواہ

وہ کیسی ہی غلط ہے۔ مگر وہ اور بھی بُرے پیرائے میں پیش کی گئی ہے۔ مطلق طور پر یہ کہدینا جیسا کہ پروفیسر صاحب نے کیا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کثرت ازدواج کو زناکاری قرار دیتے ہیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کے نزدیک ہر حال میں اور ہر زمانہ میں اور سوسائٹی کی ہر ایک حالت میں کثرت ازدواج زناکاری کا دوسرا نام ہے۔ اور نعوذ باللہ انبیاء و اولیاء کرام و دیگر بزرگان ہر زمانہ جو ایک سے زیادہ بیویاں کرتے آئے ہیں۔ وہ سب مسٹر امیر علی کے نزدیک زناکاری کے مرتکب تھے۔ یہ ایسا خیال ہے کہ مسٹر امیر علی کبھی اس کے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ بلکہ ایسا خیال ان کی طرف منسوب کرنیوالے کو وہ بہتان کا مرتکب خیال کرینگے۔ اور نہ ان کا یہ مطلب تھا جو پروفیسر صاحب نے نہایت بے انصافی سے انکی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کے خیالات کی تشریح خود ان کی کتاب سے ہوتی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مضمون میں خود مسٹر امیر علی کے اقوال کو پیش کر کے مندرجہ ذیل اُمور کو ثابت کیا تھا۔ جنمیں سے ایک کی بھی پروفیسر صاحب تردید نہیں کر سکے۔

۱۔ مسٹر امیر علی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک نکاح کے متعلق اسلام کی دو تعلیمیں ہیں۔ ایک تعلیم تو غیر تعلیم یافتہ زمانوں اور ملکوں کے لئے یا بعض مجبوریوں کو جو انسان کو پیش آجاتی ہیں۔ مدنظر رکھ کر دیگئی ہے۔ اور ایک تعلیم تہذیب کے زمانہ کے لئے اور مہذب زمانہ کیلئے ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ " تمدنی ترقی کے بعض درجوں میں ایک مرد کا بہت سی عورتوں سے تعلق ایک ایسا فعل ہے۔ جس سے بچا نہیں جا سکتا۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ اس امر کو ہمیشہ زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کثرت ازدواج حالات پر منحصر ہے۔ بعض زمانوں اور سوسائٹی کی بعض حالتوں میں عورتوں کو فاقہ کشی اور تباہی سے بچانے کے لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے۔

(۲) مسٹر امیر علی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہر حالت اور ہر زمانہ کے مطابق ہے۔ اور اسی کی تائید میں وہ کثرت ازدواج کا مسئلہ بھی پیش کرتے ہیں جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے مناسب حال تعلیم دی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

" یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احکام کی وسعت ان کے مفید اور نفع رساں ہونے کا بہترین ثبوت ہوتی ہے اور یہ قرآن کریم کے احکام کی خصوصیت ہے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی کے مناسب حال حکم بھی دیتا ہے۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ قوم کے مناسب حال حکم بھی دیتا ہے "

پس ان حوالجات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کثرت ازدواج کو بلا شرط بُرا نہیں کہتے۔ بلکہ بعض حالتوں میں اسکو ضروری قرار دیتے ہیں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ ان کے نزدیک کثرت ازدواج مہذب ممالک کے لوگوں کے لئے جائز نہیں۔ اور جہاں انھوں نے اپنی ذاتی رائے کا اظہار کیا ہے وہاں بھی ان کی مُراد موجودہ زمانہ کی مہذب سوسائٹی ہی ہے۔ کیونکہ جس حوالہ کو پروفیسر صاحب پیش کرتے ہیں۔ وہاں in the present day کے الفاظ موجود ہیں۔ جن کے معنے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں۔ پس وہ ہر زمانہ اور ہر حالت میں اس کو ناجائز قرار نہیں دیتے اور اس زمانہ میں کثرت ازدواج کا ناجائز ہونا بھی وہ اپنی رائے میں قرآن شریف کی تعلیم ہی کی بنا پر سمجھتے ہیں۔ پس مسٹر امیر علی نے یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ ہر زمانہ میں اور تمدنی ترقی کے ہر درجہ پر اور تمام حالات میں کثرت ازدواج ... ناجائز اور زناکاری ہے۔ بلکہ وہ بعض حالات میں ... اسکو جائز اور ضروری سمجھتے ہیں۔ پس پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کے قول کو غلط پیرایہ میں پیش کر کے سخت ناانصافی سے کام لیا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار:۔ شیر علی عفا اللہ عنہ

قادیان دارالامان

اِتمام حُجّۃ نمبر ۳

واہ کیا حلفی شہادتیں ہیں!

مولوی محمد علی صاحب وکیل پریزیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے ایک ٹریکٹوں کا سلسلہ بنام "اتمام حجت" شایع کرنا شروع کیا ہے۔ اسمیں کیا ہوتا ہے؟ حضرت جری اللہ کی ہتک۔ حضرت احمدؑ کی تکذیب۔ حضرت حجۃ اللہ کو آپ کے خدا داد مقام بلند اور عہدہ جلیلہ سے گرانے کی سعی ناکام و نافرجام۔ اس سلسلہ کے پہلے دو نمبروں کے ...... مفصل اور مسکت جواب ناظرین الفضل ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب اسی سلسلہ کا تیسرا نمبر شایع ہوا ہے جس کی تاریخ اشاعت ۱۶ جنوری ہے۔ مگر ہمیں ۱۴ فروری کو ملا ہے۔ گویا ایک مہینہ بعد یہ رسالہ کارپرداز فتنہ پیغامیہ کی طرف سے ہمیں بھیجا گیا ہے۔ اس کا مفصل جواب تو جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری نے مکمل کر لیا ہے۔ جو عنقریب ہم شایع کرینگے۔ مگر ٹریکٹ کے مصنف کی دیانت اور تقویٰ کا حال ظاہر کرنے کے لئے جو بات ہم اُس وقت لکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ہے کہ اس ٹریکٹ میں جن لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ انکو گویا مولوی محمد علی کے ہم عقیدہ اور ہمخیال اور قادیان اور قادیان والوں سے الگ اور خلاف ظاہر کیا گیا ہے جنکی تعداد ہم بتا چکے ہیں اور نمبر ۳۶ پر "بابو الٰہی بخش آفیسر زمنشی جہلم" کا نام درج ہے۔ یہ صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ مگر ان کے صاحبزادے کو جس وقت یہ ٹریکٹ ملا۔ تو انھوں نے مندرجہ ذیل نوٹ لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کے نام مولوی محمد علی کا اصل ٹریکٹ بھیجدیا کہ

" ۳۶ غلط ہے۔ میرے والد صاحب قادیان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور جب وہ وفات پانے لگے ہیں یعنی مرنے کے ۱۵ منٹ پہلے سب خاندان کو نصیحت کی کہ قادیان کے سوا تمہارا چھٹکارا نہیں ہے۔ اور یہ بھی کہا خلیفہ صاحب کو السلام علیکم کہدینا۔ عبد الحکیم اکونٹنٹ جہلم "

مولوی محمد علی نے ایک فوت شدہ شخص پر طوفان فریہ باندھا تھا مگر خدا تعالیٰ نے ان کے سحر کو باطل کر دیا۔ اسی قسم کے بعض لطائف مفصل جواب میں بھی آپ ملاحظہ کرینگے۔ مولوی محمد علی صاحب کی اس قسم کی کاروائیوں سے ظاہر ہے کہ ان کے پیش کردہ حلف ناموں کی

خطبۂ جمعہ

"قوم" کا زمانہ گیا
اب
"انسان" کا زمانہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۱۰ فروری ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

رب العٰلمین گو پیچھے جو مجھے چوٹ لگی تھی اس کی وجہ سے میں ایک حالت میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کھڑے ہونے سے سر پر اثر ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے حلق میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس ناقابلیت کے ایک اہم مضمون ہے۔ جس کی طرف جماعت کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ جب کبھی لوگوں کو اس امر ظاہر سے غافل دیکھتا ہوں۔ تو حیران ہوتا ہوں۔ وہ امر اسلام کی فضیلت کا کھلا نشان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا باعث ہے بہت سے لوگ اصولی طور پر اس کو بیان کرتے ہیں۔ مگر جب استدلال کرنے میں غلطیاں کرتے ہیں۔ وہ کیا فضیلت ہے؟ قرآن کریم میں اسکو بیان کیا گیا ہے۔ فرمایا الحمد للہ رب العالمین سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جو کہ رب العالمین ہے تمام جہانوں کی ربوبیت وہی کرتا ہے وہ ہندوستانیوں۔ ایرانیوں۔ افغانیوں۔ جاپانیوں۔ انگریزوں۔ افریقیوں۔ امریکیوں سب کا رب ہے۔ سفید رنگ والوں کا بھی رب ہے۔ کالے رنگ والوں کا بھی چھوٹوں کا بھی رب ہے۔ بڑوں کا بھی۔ غرض کوئی قوم نہیں۔ جس کا وہ رب نہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ جانوروں کا رب نہیں جانوروں کا بھی رب ہے۔ مگر چونکہ جانوروں کے رب ہونے پر بحث نہیں۔ سب مانتے ہیں۔ کہ وہ جانوروں کا رب ہے۔ یہ بحث نادانی سے انسانوں ہی میں پیدا ہوئی ہے۔ یہودی کہیگا کہ ہند کے بکرے کا بھی خدا ایسا ہی رب ہے جیسا کہ شام کے بکرے کا۔ مگر ہندوستانی انسان کے لئے وہ یہ نہیں مانتا۔ ایک گھوڑا ایک گائے کے متعلق تو خدا کی ربوبیت کا قائل ہے۔ مگر انسان کے متعلق نہیں۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ نجات کا دروازہ تو صرف میرے ہی لئے کھلا ہے۔ کہاں تو وہ سور کے متعلق بھی کہتا تھا۔ کہ اللہ اسکا رب ہے۔ اور کہاں آدمی کے رب ہونے سے بھی منکر ہے۔

خدا کی ربوبیت عامہ کا ظہور تو جانور کے متعلق اختلاف نہیں۔ اگر اختلاف ہے تو وہ بہت مخفی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا رب ہے۔ پھر بھی اسکی ربوبیت تمام جہان کے لئے رسول کریم سے پہلے ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ موسیٰ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہندوستان کیلئے ظاہر نہیں ہوئی۔ بلکہ ہند کیلئے رام اور کرشن ذریعہ تھے۔ عرب کے لئے شام و ایران کیلئے بھی موسیٰ کے ذریعہ ظاہر نہیں ہوئی تھی جس طرح خدا کا ایک سورج تمام دنیا کو روشنی پہنچاتا ہے حضرت موسیٰ کے وقت میں یہ بات نہ تھی۔ بلکہ اس وقت چراغ کی حیثیت تھی۔ کیونکہ اس وقت اتحاد کی رسی نے دنیا کو اکٹھا نہیں کیا تھا۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ظاہر ہوئی۔ اور آپ کے وجود سے باقی تمام دروازے بند کئے گئے۔ اور صرف محمدی دروازہ کھلا رکھا گیا۔ گویا سورج نکل آیا۔ تمام دیئے بجھا دیئے گئے۔ وہی لیمپ جو رات کے وقت جلتا ہے۔ جب سورج نکلتا ہے۔ تو اسنے دوسری چیزوں کو تو کیا روشنی دینی تھی خود اس کا وجود بھی نظر نہیں آتا۔ تو محمد صلعم کی بعثت کے بعد تمام دیئے ماند ہو گئے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے رب العالمین کے مظہر تھے۔

قومیت پر انسانیت کو ترجیح دو یہ بات نئی نہیں لطیفہ کے طور پر نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسپر بہت زور دیا ہے گو وضاحت سے لوگوں کو معلوم نہ ہو۔ مگر عموماً جاٹ سے جاٹ بھی اس کو جانتا ہے۔ اور معرفت کے ساتھ یہ بات احمدیوں کے سوا کسی کو معلوم نہیں احمدی ہی جانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم تمام دنیا کے لئے ہیں لیکن یہاں تو جانتے ہیں مگر بعض عمل کرنے میں بھول جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ہندوستانی ہے۔ یہ بنگالی ہے۔ یہ بہاری ہے۔ یہ دکنی ہے۔ یہ عربی ہے۔ یہ شامی ہے۔ گویا قومیت کی یہ حس باقی ہے۔ اگر خدا واقعہ میں رب العالمین ہے۔ اور آنحضرت صلعم اس لئے آئے تھے۔ تو پھر قوموں کی تقسیم بے سود ہے ہم بنگالی وغیرہ کہینگے۔ مگر یہ لفظ صرف شناخت کے کچھ اثر نہیں کریگا۔ اس لفظ کی وجہ سے حقوق میں فرق نہیں کریگا اگر ایشیائی۔ یورپی۔ امریکی کا سوال ابھی تک باقی ہے تو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عبث ہے۔ اور موسیٰ عیسیٰ۔ زرتشت کی حکومت باقی ہے۔ محمد صلعم کے زمانہ کی یہ امت نہیں یا امت تو محمد صلعم کی ہے۔ مگر باتیں موسیٰ اور عیسیٰ کے عہد کی کرتے ہیں۔ منسوب عرب کے نبی کی طرف ہوتے ہیں۔ جس نے دنیا کو ایک کیا۔ اور باتیں وہ کرتے ہیں جو زرتشت کے وقت کی ہیں۔ محمد صلعم کے بعد تو تفریق قومی کو مٹا دیا گیا ہے۔ اور قومی تفریق کرنے والے اسپر قائم ہیں۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ سب انسان ایک رشتہ میں منسلک ہو جائیں۔ دل میں یہ خیال نہ آئے بنگالی اور ہیں افغانی اور افریقی اور ہیں اور امریکی اور ہندی اور ہیں۔ پنجابی اور جب تک اس بات کو نہیں سمجھتے اس وقت تک گویا آنحضرت کی بعثت کو عبث ٹھہراتے ہیں۔ آپ کی بعثت کا تو یہ منشا ہے کہ ان تقسیموں کو مٹا دیا جائے۔ اور انسان کو سب سے بڑا سمجھا جائے۔ تمام سیاسی جھگڑے اور اختلاف اس اختلاف قومی کے باعث ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس امر کو سمجھے اور اس تفریق کے جھگڑے کو مٹائے۔ جب تک یہ نہو ہمارا تبلیغ کرنا بے سود ہے۔ اپنے دلوں سے اقوام کی تفریق کا جھگڑا نکالدو۔ اور پنجابی افغانی ایرانی کے سوال کو چھوڑ دو۔ اور یہ سمجھ لو کہ جو انسان ہے وہ ہمارا بھائی ہے۔ میرا منشا یہ ہے کہ باپ بیٹے یا بھائی اور رشتہ داروں کے جو حقوق ہیں وہ تو رہینگے۔ اور زبان کی وجہ سے جو اختلاف یا انس ہے وہ بھی رہیگا۔ ریل میں مختلف زبانیں بولنے والے بیٹھے ہوں۔ ہم بالطبع اس شخص سے باتیں کرینگے۔ جو ہماری سمجھتا ہے۔ یہ تو اور بات ہے۔ لیکن جہاں حقوق کا سوال آجائے۔ وہاں قومیت کا کوئی سوال نہ ہو۔ بلکہ انسانیت کا سوال ہو۔

پہلے انبیاء اور خاتم النبیین

پہلے انبیاء کی مثال تو ایسی تھی جیسا پچھلے دنوں ٹورنمنٹ ہوا۔ کہ ایک ٹیم کے مقابلہ میں دوسری ٹیم کھڑی تھی۔ ہر ایک اپنے اپنے نفع کے لئے برسر جنگ تھی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ایسی ہے جیسی میچوں کے بعد ٹی پارٹی ہوتی ہے۔ اب پارٹیوں کا زمانہ گیا اب تو چار اور کیا سامنے ہیں۔ دعوت کا وقت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا نام بھی دعوۃ رکھا ہے۔ پہلے نبی آئے۔ اور ہر ایک قوم میں آئے جیسے فرمایا۔ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر پہلے مقابلے ہوئے۔ مگر اب دعوت کا وقت ہے۔ ٹی پارٹی کے وقت یہ کہنا کہ فلاں پارٹی والا وہاں ہو اور فلاں وہاں درست نہیں۔ اب تو سارے اکٹھے ہو گئے۔ یہ روح ہے۔ جو پیدا کرو۔ غیروں کی طرح زبان تک محدود نہ رکھو۔ بلکہ عمل سے ثابت کرو۔ اور یہ سمجھو۔ کہ مختلف اقوام محض شناخت کے لئے ہیں۔ ورنہ حقوق کے لحاظ سے کوئی کسی سے کم نہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲۰ دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

مولانا حافظ روشن علی صاحب نے اخبار الحکم کے فائل میں سے حضرت حجۃ اللہ کا ایک خط بنام حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم پیش کیا جس میں حضرت جری اللہ نے لکھا ہے کہ دو آدمی مجھے ملے ہیں۔ ایک حضرت مولوی نور الدین صاحب اور ایک مولوی عبدالکریم صاحب۔ اور تیسرا آدمی پیدا نہیں ہوا۔ اس پر فرمایا کہ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ گھر میں عورتوں میں بحث چلی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیوی کہتی تھیں۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب حضرت صاحب کو پیارے ہیں۔ اور والدہ (حضرت ام المومنین) فرماتی تھیں کہ حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول) یہ معاملہ حضرت اقدس کے پیش کیا گیا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ حدیث میں جو آتا ہے۔ عملاً دونوں دائیں بائیں ہیں۔ حضرت مولوی صاحب دائیں طرف رہتے تھے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم بائیں طرف ٭

۲۱ دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر

تذکرۃ المہدی حصہ دوم مولفہ جناب پیر سراج الحق صاحب جو کہ نہایت لطیف اور مفید رسالہ ہے۔ جس میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات و ارشادات درج ہیں۔ پیش ہوا۔ اس کو ملاحظہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ بھی مادہ ہوتا ہے۔ پیر صاحب کو واقعات کے یاد رکھنے کا مادہ خوب ہے۔ اس طرح یاد رکھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ تک یاد ہیں۔

۲۳ دسمبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر

عرض کیا گیا کہ فلاں جماعت میں جھگڑا تھا۔ فلاں مبلغ نے ان لوگوں کو تبلیغ میں لگا دیا۔ اب وہ جوش سے کام کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تبلیغ سے جھگڑے رک جاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لعلکم تفلحون مذاہب کا اختلاف حکمت کے ماتحت ہے۔ کہ نیکی کی طاقتیں مجتمع ہو سکیں ٭

کیا پیغام نے مطالبہ پورا کر دیا

تقریباً آٹھ سال ہوئے کہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ الفاظ شائع کئے تھے۔ "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہدے۔ تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک کفر یا ظلم سرزد ہو"

اس عرصہ میں کئی بار مولوی صاحب سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ آپ نے کس کتاب سے امام صاحب کا یہ مذہب نقل کیا ہے جس کے جواب میں مولوی صاحب تو آج تک کسی کتاب کا نام پیش نہیں کر سکے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات خود انہوں نے اپنے پاس سے ہی بنائی تھی۔ اور محض اسلئے بنائی تھی۔ کہ لوگوں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ اس خیال باطل کی ہی موجد نہیں۔ بلکہ ائمہ میں سے ایک بڑا امام اس کا اصل موجد ہے۔ نعوذ باللہ۔ مگر اب ۸ جنوری کے پیغام میں ان کے ساتھیوں میں سے ایک نے "احباب قادیان کے ایک مطالبہ کا جواب" کے ہیڈنگ کے نیچے حضرت مجدد الف ثانی کے ایک مکتوب کا حوالہ دیکر ہمیں ڈانٹا ہے کہ اس کو پڑھ کر آئندہ ہمارے امیر پر بہتان باندھنے سے باز آؤ۔ گویا کہ وہ اپنے زعم میں ہمارے مطالبہ کو پورا کر چکا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یا تو مطالبہ کو پورا کرنے کا مدعی اس مکتوب کو سمجھا ہی نہیں۔ اور یا عمداً لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا چاہتا ہے۔ اس حوالہ میں نہ تو یہ کہیں لکھا ہے۔ کہ جو شخص ایک دفعہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہدے۔ وہ مومن بن جاتا ہے۔ خواہ وہ رسولوں پر ایمان لائے یا نہ لائے۔ اور نہ کہیں یہ لکھا ہے کہ مومن بننے کے بعد اگر اس سے کفر بھی سرزد ہو جائے۔ تب بھی وہ مومن ہی رہتا ہے۔ اس مکتوب میں تو حضرت مجدد صاحب یہ فرماتے ہیں۔ کہ مومن بارتکاب معاصی اگرچہ کبائر باشند از ایمان بیروں نرود و داخل دائرہ کفر نگردد" یعنی مومن معاصی کے ارتکاب سے اگرچہ وہ کبیرہ ہی ہوں ایمان سے باہر نہیں ہو جاتا۔ اور نہ کفر کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسی کی تائید میں انہوں نے یہ نقل کیا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ صاحب سے بھی ایک دفعہ یہ سوال کیا گیا کہ ایک مومن شخص اگر اپنے باپ کو ناحق قتل کر دے اور پھر اس کی کھوپڑی میں شراب ڈالکر پیئے۔ اور اس کے بعد اپنی ماں سے زنا کرے۔ آیا وہ مومن ہے یا کافر؟ امام صاحب نے فرمایا۔ "او مومن است و بارتکاب ایں کبائر از ایمان نبر آمدہ است" یعنی وہ مومن ہے ان کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے وہ ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا۔

اب غور فرماویں۔ کہ اول تو بحث ہی ایسے شخص کی نسبت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اس کے ملائکہ اس کے رسولوں اس کی کتابوں پر ایمان لا کر مومن بن چکا ہے۔ نہ اس بات کی کہ جو شخص ایک دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہدے وہ مومن بنجاتا ہے۔ پھر علاوہ اس کے مجدد صاحب بھی یہی فرماتے ہیں کہ ایسا مومن اگر کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرے تو وہ کفر کے دائرہ میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔ رہیگا مومن ہی۔ گو اس کو عذاب دیا جائیگا۔ اور امام صاحب کا بھی

یہی مذہب نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی ان تمام افعال شنیعہ کو جو ایک مومن شخص کی طرف منسوب کرکے سوال کیا گیا تھا۔ کبیرہ گناہ قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ کبائر کا مرتکب ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ پس امام صاحب تو ان افعال کو کفر قرار ہی نہیں دیتے۔ بلکہ انہیں صرف گناہ کبیرہ کی حد تک ہی رکھتے ہیں۔ اور واقعہ بھی یہی ہے پس جبکہ وہ اُسے کفر قرار ہی نہیں دیتے۔ تو ان کی نسبت یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک ایک مومن سے اگر کفر بھی سرزد ہو جائے۔ تب بھی وہ مومن ہی رہتا ہے۔ آپ اگر ہمارے مطالبہ کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایسا حوالہ بتلائیں۔ جسمیں یہ لکھا ہو کہ اگر اس سے کفر بھی سرزد ہو۔ پھر بھی وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ ورنہ آپ کے امیر پر افتراء کا الزام قائم ہے اور رہیگا۔

دوسرا مکتوب جو آپنے نقل کیا ہے۔ اس کا مطلب بھی آپ نہیں سمجھے۔ کفر اور چیز ہے۔ اور رسوم کفر اور چیز ہے۔ اسپر مفصل بحث کرنے کی اسلیئے ضرورت نہیں کہ اس میں امام ابوحنیفہ صاحب رح کا کوئی قول ہی نہیں والسلام۔ خاکسار عبدالرحمن مصری قادیان

ایک عجیب خواب

میں نے ایک خواب دیکھا ہے میرے دل میں خیر ہی یہ تحریک ہوئی کہ ترقی اسلام کے لیئے دُعا کروں۔ ابھی میں نے دعا شروع کی تھی۔ کہ یکایک میری نظر اپنے ہاتھ کی طرف گئی۔ جسمیں ایک روپیہ تھا۔ وہ روپیہ میری نظر کے سامنے ہے۔ اور اسپر اپنی نظر بغور جماکر دیکھ رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ ایک فوج سواروں اور پیدلوں کی اس دائرے کے اندر باقاعدہ حرکت کر رہی ہے۔ اور اس کے چلنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔ وہ میرے کان سنتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ گول دائرہ کرۂ ارض ہے۔ جسپر وہ فوج چل رہی ہے۔ اور ملک پر ملک فتح کرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ اور کوئی اس کے مقابل پر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ میرے سامنے کی طرف روپیہ کا ایک رُخ یا کرۂ ارض کا ایک حصہ اس نے فتح کر لی ہے۔ پھر دوسری طرف ایسا ہی دورہ شروع ہو گیا ہے۔ اور اسی طرح اس طرف بھی ہو رہا ہے۔ ایک لڑکا ظفر اللہ نامی میرے پاس ہے جس نے وہ نظارہ اسکو بھی دکھایا ہے۔ یہاں تک کہ دوسری طرف کے تمام ملک بھی اس فوج نے فتح کر لئے ہیں مجھے سمجھایا گیا ہے۔ کہ تمام دنیا پر احمدیت اور اسلام کا قبضہ ہو گیا ہے۔ پھر اسی خواب میں دیکھتا ہوں کہ دن چڑھ گیا ہے۔ اور میں اپنی خواب بڑی خوشی سے اپنے متعلقین کو سنا رہا ہوں۔ اس کے بعد مجھے بیداری ہوئی۔ اور میں نے اپنے متعلقین کو جگا کر اپنی حیرت انگیز خواب سُنائی۔

عبداللہ خان از بہلول پور۔ چک نمبر ۱۲۷ رکھ برانچ (لائلپور)

الفضل کی توسیع اشاعت کا سوال

کون نہیں جانتا کہ الفضل سلسلہ حقہ احمدیہ کا آرگن ہے اگر اسکی اشاعت بڑھیگی۔ تو اس کی آواز اتنا ہی بڑا کام کریگی۔ جو احباب الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ساعی رہتے ہیں۔ ان میں نمایاں جناب خان بہادر مولوی عبدالحق صاحب آنریری مجسٹریٹ بیلی بھیت ہیں۔ جن کی تحریک سے آئے دن معزز حضرات الفضل کے خریدار بنتے رہتے ہیں۔ اگر خان بہادر موصوف کیطرح سعی و سرگرمی سے ہمارے دیگر بزرگ احباب بھی کام لیں۔ تو بہت جلد الفضل ہندوستان کے سب سے زیادہ چھپنے والے اخباروں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اخبار الفضل کی خریداری اسوقت صرف ۱۳۰۰ ہے جو کیا بلحاظ موجودہ زمانہ کی ضروریات کے اور کیا بلحاظ ہماری جماعت کی طاقت کے نہایت قلیل ہے۔ ایک کثیر حصہ جماعت کا ایسا ہے۔ جس نے ابھی تک اس طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ اور نہ اس کی اہمیت کو پوری طرح سے سمجھا ہے۔ حالانکہ کوئی جماعت جماعت کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس کا کوئی مرکز نہ ہو۔ اور کوئی مرکز مرکز نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ جماعت کے تمام افراد اس کے ساتھ تعلق نہ رکھتے ہوں۔ جتنا جتنا کسی جماعت کا تعلق اپنے مرکز سے مضبوط ہو گا۔ اتنا ہی وہ جماعت زیادہ زندہ اور مضبوط کہلانے کی مستحق ہو گی۔ پس ان لوگوں کے لئے جو قادیان میں خود بار بار تشریف نہیں لا سکتے یہ ایک نہایت ہی ضروری امر ہے۔ کہ وہ اخبار الفضل کو منگائیں۔ اور مطالعہ کریں۔ تاکہ وہ اپنے مرکز سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ اور اسلام کے ساتھ وابستگی کا احساس ان کے دل میں پیدا ہو۔ ورنہ پھر وہ اس شاخ کی طرح ہو جو جڑ سے جدا ہو کر آہستہ آہستہ خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور بالآخر بالکل سوکھ جاتی ہے۔ اسلیئے جماعت کو اس امر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے میں نے ایک نقشہ رپورٹ تجویز کیا ہے۔ جس کو منیجر صاحب الفضل سے ہفتہ وار پُر کروایا جایا کریگا۔ وہ نقشہ حسب ذیل ہے۔ جو دوست اخبار کی اشاعت کے لئے یا اپنے قلم کے ذریعہ سے اخبار کی مدد کرینگے۔ یا خود نئے خریدار بننگے ان کے نام ہفتہ وار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حضور پیش ہوا کرینگے۔

۱۔ تعداد طبع۔ ۲۔ تعداد تبادلہ۔ ۳۔ تعداد مفت اشاعت ۴۔ اصلی تعداد خریداران۔ ۵۔ تعداد غیر احمدی خریداران۔ ۶۔ تعداد غیر مبایع خریداران۔ ۷۔ نئے خریداران مع نام و پتہ۔ ۸۔ کمی خریداران مع نام و وجہ۔ ۹۔ باقاعدگی اشاعت خریدار بڑھانے کے لئے کیا کوشش کیگئی۔ ۱۰۔ احباب کی خاص مدد کا ذکر مع نام۔ ۱۱۔ آمد۔ ۱۲۔ وصول بقایا۔ ۱۳۔ متفرق امور و تجاویز۔

رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

احمدی بنانے والے

(۱) مولوی محمد فضل خان سکرٹری تبلیغ چنگا بنگیال

(۲) میاں ممتاز علیخان صاحب امرتسر

(۳) میر مرید احمد خان صاحب فارسٹ آفیسر ریاست خیرپور میرس

ان صاحبوں کے ذریعہ ایک ایک شخص سلسلہ میں داخل ہوا۔ جزاہم اللہ۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

فہرست نومبایعین

(یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۲۲ء سے شروع ہوتا ہے)

بقیہ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

۱۰۷۱۔ محمد حفیظ صاحب۔ ضلع گجرات
۱۰۷۲۔ اہلیہ ملک حسن دین صاحب " شیخوپورہ
۱۰۷۳۔ اہلیہ صاحبہ عمر خطاب ابجری پشاور
۱۰۷۴۔ غلام محمد خان صاحب " ملتان
۱۰۷۵۔ محمد دین صاحب " سیالکوٹ
۱۰۷۶۔ علی کریم صاحب شالیمار بنگال
۱۰۷۷۔ حمید احمد صاحب ڈیرہ دون
۱۰۷۸۔ علی محمد صاحب۔ پٹیالہ
۱۰۷۹۔ احمد صاحب۔ گجرات
۱۰۸۰۔ حیدر صاحب۔ "
۱۰۸۱۔ حمد اللہ خان صاحب۔ خوست
۱۰۸۲۔ محمد دین صاحب۔ " سیالکوٹ
۱۰۸۳۔ اہلیہ " " "
۱۰۸۴۔ دختر " " "
۱۰۸۵۔ عبدالرحمن صاحب " گوجرانوالہ
۱۰۸۶۔ محمد حسین صاحب " "
۱۰۸۷۔ غلام محمد صاحب ڈیرہ غازیخان
۱۰۸۸۔ قاضی عبدالواحد صاحب۔ بنگال
۱۰۸۹۔ باجی بھائی محمد صاحب۔ بمبئی
۱۰۹۰۔ میر منشی شیخ غلام صاحب۔ فیروزپور
۱۰۹۱۔ مولوی محمد علی صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخان
۱۰۹۲۔ عبدالصمد صاحب۔ کشمیر
۱۰۹۳۔ مسماۃ خدیجہ۔ "
۱۰۹۴۔ مسماۃ فاطمہ۔ "
۱۰۹۵۔ ملک غلام محمد صاحب "
۱۰۹۶۔ منشی غلام نبی صاحب " جہلم
۱۰۹۷۔ فضل الرحمن صاحب میناپور
۱۰۹۸۔ عبداللہ صاحب۔ کپور تھلہ
۱۰۹۹۔ عبدالاحد صاحب۔ کشمیر
۱۱۰۰۔ عباس صاحب۔ سیلون
۱۱۰۱۔ بی بی صالحہ۔ "
۱۱۰۲۔ عبدالحمید صاحب "
۱۱۰۳۔ فضل دین صاحب " ہوشیارپور
۱۱۰۴۔ منشی خان صاحب " "
۱۱۰۵۔ یوسف صاحب بصرہ
۱۱۰۶۔ شمشیر علی صاحب۔ جہلم
۱۱۰۷۔ عبدالجبار صاحب۔ سیلون
۱۱۰۸۔ ایک صاحب " جالندہر
۱۱۰۹۔ علی محمد صاحب۔ کپور تھلہ
۱۱۱۰۔ اہلیہ صاحبہ شمشاد علی فیروزپور
۱۱۱۱۔ عبداللہ صاحب۔ ضلع لاہور
۱۱۱۲۔ مرزا عنایت بیگ صاحب۔ کراچی

ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء

۱۱۱۳۔ محمد ابراہیم صاحب۔ سیالکوٹ
۱۱۱۴۔ اہلیہ صاحبہ عبدالرحمن پشاور
۱۱۱۵۔ والدہ عنایت اللہ صاحب لائلپور
۱۱۱۶۔ مانک صاحب۔ " سیالکوٹ
۱۱۱۷۔ لال دین صاحب۔ " "
۱۱۱۸۔ محمد بی بی۔ ضلع سیالکوٹ
۱۱۱۹۔ کرم دین صاحب۔ " "
۱۱۲۰۔ بی بی صاحبہ " "
۱۱۲۱۔ محمد حسین صاحب " جہلم
۱۱۲۲۔ مقبول حسین صاحب۔ بنگال
۱۱۲۳۔ امینہ خاتون۔ بنگال
۱۱۲۴۔ سلیم الدین صاحب "
۱۱۲۵۔ عبدالجبار صاحب "
۱۱۲۶۔ نجم النساء بی بی "
۱۱۲۷۔ حلیمہ بی بی۔ کراچی
۱۱۲۸۔ عطاء اللہ صاحب۔ گوجرانوالہ
۱۱۲۹۔ ہمشیرہ عنایت اللہ خان صاحب "
۱۱۳۰۔ خدا بخش صاحب " جالندہر
۱۱۳۱۔ تاج محمد خان صاحب۔ پشاور
۱۱۳۲۔ وزیر محمد صاحب۔ ہوشیارپور
۱۱۳۳۔ خیر محمد صاحب " "
۱۱۳۴۔ دین محمد صاحب "
۱۱۳۵۔ عبدالرحیم صاحب۔ سیلون
۱۱۳۶۔ محمد مختار صاحب۔ گورداسپور
۱۱۳۷۔ میاں احمد صاحب۔ سیالکوٹ
۱۱۳۸۔ میاں محمد شفیع صاحب انبالہ چھاؤنی
۱۱۳۹۔ روشن بی بی۔ سیالکوٹ
۱۱۴۰۔ حسین ولد اللہ دتا صاحب۔ "
۱۱۴۱۔ عبداللہ ولد محمد یار صاحب۔ "
۱۱۴۲۔ محمد دین ولد فتح دین صاحب "
۱۱۴۳۔ غلام قادر صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
۱۱۴۴۔ حسین ولد محمد خان صاحب "
۱۱۴۵۔ مستری کریم بخش صاحب۔ " لاہور
۱۱۴۶۔ غلام محمد ولد محمد بخش صاحب۔ لائلپور
۱۱۴۷۔ اہلیہ محمد یعقوب صاحب انسپکٹر "
۱۱۴۸۔ چودہری عطاء اللہ خان صاحب سر گودہا
۱۱۴۹۔ اہلیہ جمال الدین صاحب۔ کپور تھلہ
۱۱۵۰۔ حاجی بیگم " گجرات
۱۱۵۱۔ نصیر الدین صاحب۔ بنگال
۱۱۵۲۔ انوار خان صاحب "
۱۱۵۳۔ غلام نبی صاحب " جالندہر
۱۱۵۴۔ رحیم بخش صاحب۔ لاہور
۱۱۵۵۔ مستری فضل احمد صاحب۔ سیالکوٹ
۱۱۵۶۔ خان محمد صاحب۔ گجرات
۱۱۵۷۔ زمان شاہ صاحب۔ سندھ
۱۱۵۸۔ دختر رحمت اللہ خان صاحب ہزارہ
۱۱۵۹۔ عبداللہ ولد نبی بخش صاحب۔ سندھ
۱۱۶۰۔ عبدالقدیر صاحب پٹیالہ
۱۱۶۱۔ غلام محمد خان ولد راجہ فتح محمد خان کشمیر
۱۱۶۲۔ اہلیہ ملک جلال الدین صاحب شیخوپورہ

ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء

۱۱۶۳۔ صفیہ سلطان ضلع گجرات
۱۱۶۴۔ نواب بی بی۔ لائلپور
۱۱۶۵۔ کرم اللہ صاحب۔ سرگودہا
۱۱۶۶۔ مختار احمد صاحب۔ گورداسپور
۱۱۶۷۔ اہلیہ عبدالرحمن صاحب شیخوپورہ
۱۱۶۸۔ فتح بی بی جھنگ
۱۱۶۹۔ منشی محمد شفیع صاحب۔ شیخوپورہ
۱۱۷۰۔ سراج الدین صاحب گوجرانوالہ
۱۱۷۱۔ مبارکۃ النساء۔ کٹک
۱۱۷۲۔ مولوی محمد یوسف علی۔ منٹگمری
۱۱۷۳۔ مستری فضل احمد صاحب۔ سیالکوٹ
۱۱۷۴۔ فضل بی بی " گجرات
۱۱۷۵۔ محمد بی بی۔ پشاور
۱۱۷۶۔ فاطمہ بی بی "
۱۱۷۷۔ چودہری عنایت اللہ صاحب شاہپور
۱۱۷۸۔ عنایت اللہ صاحب میرٹھ
۱۱۷۹۔ چراغ دین صاحب۔ سیالکوٹ
۱۱۸۰۔ اللہ رکھا صاحب " "
۱۱۸۱۔ غلام محمد صاحب " "
۱۱۸۲۔ خوشیا " "
۱۱۸۳۔ مہتاب دین صاحب " "
۱۱۸۴۔ فقیر محمد صاحب " "
۱۱۸۵۔ شبیر محمد صاحب " "
۱۱۸۶۔ حاکم الدین صاحب " "
۱۱۸۷۔ نظام الدین صاحب " سیالکوٹ
۱۱۸۸۔ امام الدین صاحب " "
۱۱۸۹۔ نوابزادہ باقر علیخان صاحب۔ بدایوں
۱۱۹۰۔ حیدر محمد خان صاحب۔ اٹک
۱۱۹۱۔ بھاگو۔ فیروزپور
۱۱۹۲۔ عبدالحمید صاحب۔ پونا
۱۱۹۳۔ سید پیارے میاں۔ شاہ آباد
۱۱۹۴۔ ضمیر حسین صاحب گوالیار
۱۱۹۵۔ علی بخش صاحب۔ پٹیالہ
۱۱۹۶۔ زینب۔ "
۱۱۹۷۔ حشمت۔ "
۱۱۹۸۔ علی احمد صاحب "
۱۱۹۹۔ عبدالرحیم صاحب "
۱۲۰۰۔ نور احمد صاحب "
۱۲۰۱۔ بشیر احمد صاحب "
۱۲۰۲۔ فاطمہ پٹیالہ
۱۲۰۳۔ ہمشیرہ عبدالحکیم صاحب۔ گجرات
۱۲۰۴۔ مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب۔ پوری
۱۲۰۵۔ عبدالرشید صاحب بنگال
۱۲۰۶۔ عبدالرحمن صاحب۔ سیالکوٹ
۱۲۰۷۔ عبدالرحیم صاحب کراچی
۱۲۰۸۔ محمد عبدالواحد صاحب۔ سکندرآباد
۱۲۰۹۔ عبدالغفور صاحب۔ بانڈی پورہ
۱۲۱۰۔ ماسٹر اسمٰعیل صاحب بھڑوچ
۱۲۱۱۔ احمد صاحب۔ گجرات
۱۲۱۲۔ اہلیہ فیض احمد صاحب۔ ڈیرہ غازیخان
۱۲۱۳۔ اسمٰعیل خان صاحب۔ کٹک
۱۲۱۴۔ والدہ ذوالفقار علی خان صاحب تھانہ بھون [illegible]
۱۲۱۵۔ لال دین صاحب۔ گورداسپور
۱۲۱۶۔ وسادا صاحب۔ شیخوپورہ

ضرورت ہے

(۱) دفتر ڈی۔ ایف۔ سی۔ ایم۔ اے وزیرستان فورس ڈیرہ اسمٰعیل خان کیلئے چند اکونٹنٹس کی ضرورت ہے جو اکونٹنٹ کے کام سے اچھے واقف ہوں۔ خواہ انٹرنس پاس ہوں یا فیل۔ تنخواہ ۵۰ روپیہ علاوہ خوراک (۲) نیز انگریزوں کو اردو پڑھانیوالوں کی بھی ضرورت ہے (یعنی افیسرز منشیوں کی) جو پہلے officers munshis کا کام کر چکے ہوں یا انٹرنس پاس ہونے کے علاوہ برٹش افسروں کے ساتھ بسلسلہ ملازمت یا کسی اور وجہ سے میل جول رکھ چکے ہوں۔ تنخواہ یک صد روپے سے ڈیڑھ سو تک علاوہ راشن اور کپڑے کے۔ تمام درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ پتہ ذیل پر بھیجدیں

To. the G. S. O. III
General staff
Waziristan Headquarters
D. G. Khan

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

تلاش گمشدہ

میرا بھائی مسمی محمد شفیع ولد کریم بخش قوم ارائیں عمر تخمیناً ۲۵ سال قد قریباً ۵ فٹ ۵ انچ رنگ گندمی انٹرنس پاس عرصہ قریباً تین سال سے لاپتہ ہے۔ یکصد روپیہ انعام بخبر پتہ بتانیوالے صاحب کی خدمت میں پیش کیا جائیگا

محمد یعقوب احمدی سب انسپکٹر زمینداره بنک موضع گوکھووال چک نمبر ۱۲۰ ر۔ ب انچ ڈاکخانہ و ضلع لائلپور

عام برادران جماعت احمدیہ کو ایک نادر موقعہ

تمام احباب کو معلوم ہے کہ خاکسار نے قادیان میں ایک ایسی بلڈنگ بنائی ہے جس پر میرا تمام روپیہ خرچ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے میں عرصہ اڑھائی سال سے بیکار بیٹھا ہوں۔ اب میں دوستوں کو تین باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایک تو جو صاحب میرے ساتھ بیع سلم کرنی چاہے۔ تو اس کو کل روپیہ ۲۸ فروری تک پیشگی دینے پر مبلغ سولہ روپیہ فی ہزار کے حساب خشت نمبر اول ماہ مئی۔ جون میں دونگا۔ کل جس میں دس فیصدی نمبر دوم ہوگی ۲۔ اگر کوئی صاحب بطور تجارت روپیہ دینا چاہے تو اس طرح دے سکتا ہے۔ کہ کام کرنیوالا دو حصہ منافع کا حقدار اور روپیہ والے کا ایک حصہ ۳۔ اگر کوئی صاحب مکان رہن باقبضہ لینا چاہے تو سات دوکانیں اور ایک مکان جن کا اس وقت مبلغ بائیس روپیہ ماہوار کرایہ آتا ہے چار ہزار روپیہ کو رہن باقبضہ دینے کو تیار ہوں۔ ۴۔ اگر کوئی صاحب اس مکان اور دوکانوں کو بیع لینا چاہے۔ تو وہ خود دیکھ کے اور روبرو ہو کر فیصلہ کرلے۔ مکان محلہ دارالفضل متصل نور ہسپتال براستہ موضع ڈھاریوال برلب سڑک ہے۔ عمارت پختہ ہے۔ ان جملہ امور کے متعلق جو صاحب اطمینان کرنا چاہیں مجھ سے قادیان میں آکر کرلیں۔ فروری ۱۹۲۲ء کے آخر تک

المشتہر

مستری عبدالرحمٰن ٹھیکیدار قادیان گورداسپور

کیا آپ نے الفضل مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۲ء

میں مسٹر سکاٹ امریکی کی کتاب موسومہ "یورپ میں اسلامی سلطنتیں" کے ترجمہ کا مفصل اشتہار نہیں پڑھا؟ اگر پڑھا ہے تو درخواست بھیجنے میں جلدی کیجئے۔ تاکہ آپ کی عنایت سے کتاب جلد چھپے۔ یقین جانئے کہ ایسی بے نظیر کتاب پبلک کی شائقین سے بہرہ ملیگی۔ اس کتاب سے ہمارے مشن کو راست مدد پہنچیگی اس کتاب کیلئے یہ فخر کافی ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نظر فیض اثر سے گذر چکی۔ المشتہر

محمد خلیل الرحمٰن سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنٹ ریلوے لاہور

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا سا نگینہ خالص عقیق کا ہے جس پر حضرت اقدسؑ کا مشہور الہام "الیس اللہ بکاف عبدہ" باریک۔ خوشنما۔ چمکیلے اور نہایت پائدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ نفیس نایاب اور عجیب تحفہ ہے۔ قیمت فی انگوٹھی اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو روپیہ انگوٹھی نمبر ۲۔ جس پر پوری سورۃ قل ہو اللہ تحریر ہے۔ پانچ روپیہ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت۔ پنجاب

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے۔ چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہوگیا ہے۔ لہٰذا جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے۔ یعنی ... نیز ہمارے ہاں چتیل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے سروتے بھی نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی سروتی ...

المشتہر

شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نورالدینؓ صاحب کا بنا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند جالا پھولا۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند ککروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو۔ نظر بڑھانے کیلئے بہت مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ... اصلی ممیرا جس کی قیمت ... روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاص کر جس کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہوا تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کروالیں۔ شہید مرحوم صاحبزادہ عبداللطیف کے حالات حصہ اول و دوم ۷ محصولڈاک ار کل ... کے ٹکٹ بھجوا دیں۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا۔ نافع مرض مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ... قسم دوم ... فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ۔ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی لسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔ المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

کشمیری ۱/

مندرجہ ذیل اشیاء اسوقت بہت ارزاں ہیں جو تاجران وخریداران کے لئے ایکساں نرخ علاوہ پہلے اشتہار

چائے خطائی اصلی ۔ چائے خطائی نقلی ۔ پشم اعلےٰ
فی سیر ۱؎ ۔ فی سیر ۱؎ ۔ فی سیر ۱؎

پشم معمولی ۔ پشم درمیان ۔ نرلبسی جدار ۔ نافہ خطائی
فی سیر ۱؎ ۔ فی سیر ۱؎ ۔ فی تولہ ۱؎ ۔ فی تولہ ۱؎

ممیرا اصلی ۔ اور ہر قسم ریشمی کپڑے اصلی
فی تولہ ۱؎ ۔ چمڑیجات ۔ یارقندی

مومیائی ست سلاجیت اصلی ۔ ہیمدانہ اصلی
فی سیر ۱؎ ۔ فی سیر ۱؎

علاوہ دیگر اشیاء کشمیر نمدہ یارقندی فلعہ تا ۱؎ دھسے ۱؎ یا ایک سو ۔ چادریں زنانہ گرم کامدار ۱؎ تا ۱؎

المشتہر خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی سرینگر کشمیر پل نمبر ۴

آٹا پیسنے کی چکی ۳/

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے کارخانہ میں تیار ہوتے ہیں ۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ مصفا ہر قسم تیار کیا جاتا ہے نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں ۔

مستریان غلام حسین محمد شفیع ایمن فیکٹری بٹالہ ۔ ضلع گورداسپور

الخطبہ ۱/

ایک صاحب ارائیں قوم سے جن کی عمر تقریباً ۳۰ یا ۳۲ سال ہے ننگل متصل قادیان کے رہنے والے ۔ زمینداری پیشہ جنکی آمدنی تقریباً تین صد روپیہ سالانہ ہے نکاح کے حاجتمند ہیں آدمی شریف اور ہوشیار محنتی معلوم ہوتے ہیں ۔ جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں **دفتر امور عامہ** سے خط وکتابت کریں ۔ ان سے رشتہ کرنے میں قادیان سے زیادہ تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں ۔

مرغ کی گولیاں ۴/

مینے ایک بچہ مرغ کو چودہ تولہ ہڑتال ہرتی ڈیڑھ ماہ میں کھلا کر پھر اس کو ذبح کرکے اس کے پیٹ میں مقوی اعضاء رئیسہ) ادویات بھر کر روغن گاؤ میں بریاں کرکے گولیاں تیار کی ہیں ۔ جن کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں ازسر نو طاقت آجاتی ہے ۔ اور بوڑھوں کو عالم شباب میں لے آتی ہے ۔ زیادہ تفصیل سے فوائد لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ ہر شخص خود ہڑتال کی خوبی جانتا ہے ۔ خوراک ایک گولی صبح اور ایک شام ہمراہ دودھ چالیس روز تک قیمت بلحاظ محنت وفوائد کے معمولی ۱؎ فی درجن رکھی گئی ہے ۔ محصول وغیرہ بذمہ خریدار ۔

نوٹ گولیاں صرف چالیس خریداروں کیلئے ہیں ۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

چاندی کے خوشنما موتی ۲/

جنکو جناب اکمل صاحب منیجر الفضل نے پسند فرما کر سبک ۔ صاف چمکدار گول سچے موتیوں کے مشابہ ۔ کنٹھے اور ہار بنانے کیلئے دلفریب لکھا ہے ۔ خاص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو ۔ بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں ۔ رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے ایڈیٹر صاحب انپر ریویو کرتے ہوتے لکھتے ہیں " یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما صاف اور چمکدار ہیں ۔ دلفریبی ۔ خوشنمائی اور نفاست انہیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔ پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں ۔ عمدگی نزاکت اور آبداری میں اپنی نظیر آپ ہیں ہار اور کنٹھے بنانے کیلئے ان کے درمیان سوراخ ہیں ۔ سبک نفیس اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں " اسی طرح تین درجن اخبارات نے اپنے اپنے ریویو میں ان کی تعریف لکھی ہے اور موجودہ قیمت کم بتائی ہے ۔ قیمت علاوہ محصول تین روپے فی درجن ہے اگر موتی اشتہار کے موافق نہ ہوں تو واپس کرکے معہ محصول اپنی قیمت منگالیں ۔

منیجر کارخانہ سودیشی موتی ۔ پانی پت حلقہ نمبر ۳

نادر اور زرین موقعہ ۲/

جلسہ سالانہ کی ہر طرح سے کامیابی اور بعض دوستوں کی تحریک پر کتابوں میں ایک ماہ کے لئے رعایت قیمت نقد یا بذریعہ وی پی ہوگی ۔ تذکرۃ المہدی ۱؎ شہید مرحوم ۱؎

کتاب	[illegible]	[illegible]	کتاب	[illegible]	[illegible]
براہین احمدیہ چار جلد	۶؍	۴؍۱۲	چشمہ معرفت	۱؍۲	۱؍۵
درثمین مجلد	۱۰؍	۹؍	مکتوبات احمدیہ	۸؍	۱۴؍
؍؍ بے جلد	۶؍	۵؍	حیات النبی	عہ	۱۴؍
آئینہ حق نما	۱۳؍	۱۰؍	حقیقت نماز	عہ	۶؍
سرمہ چشم آریہ	۱۲؍	۱۱؍	اردو پنجابی نظموں کا مجموعہ	عہ	۱۲؍
مرقات الیقین	۱؍۶	۱؍۲	حمائل عکسی	۱؍۳	۱؍
تحفہ احمدیہ	۶؍	۵؍	عجیب حمائل خورد	۱؍۲	۱؍۹
خاتم النبیین	۱؍۶	۱؍	اسلامی فلاسفی	۱۳؍	۱۱؍

اس کے علاوہ تمام سلسلہ کی کتب **نصیر شاپ قادیان** سے طلب کریں ۔ فہرست کتب مفت

پیٹ کی جھاڑو ۳/

[illegible] ہے ۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے ۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا ۔ شفایاب ہوا ۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں ۔ جو ایسے موقعوں پر کام آدیں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے ۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصول ڈاک ۱؎

المشتہر

سید عبد اللہ عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

تشحیذ الاذہان کے آٹھ سال کے فائل

جن کی قیمت بیس روپے ہوتی ہے ۔ صرف چودہ روپے میں دئے جائینگے ۔ مباحثہ سرگودہا ۱؎ مباحثہ بٹالہ ۱؎ نزول المسیح ۱؎

منیجر تشحیذ الاذہان قادیان

ہندوستان کی خبریں

شہزادہ ویلز کی آمد لاہور کا پروگرام ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی آمد لاہور کا پروگرام مینجر جی - سی - ایس - بلیک صاحب بہادر سپیشل ڈیوٹی لاہور نے ۱۰ - فروری کو مشتہر کیا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے۔ ۲۴ فروری ۳ بجکر ۳۰ منٹ پر ریلوے اسٹیشن لاہور پہ پہنچیں گے۔ آنے کے وقت سینیر گورنمنٹ افسران خیر مقدم کرینگے - جو بغیر ٹکٹ کے نہ ہونگے۔

اور وہ جلوس شاہی - ایمپرس روڈ - ڈگلس روڈ اور میکلوڈ روڈ سے ہوتا ہوا مال روڈ سے گورنمنٹ ہوس میں ۴ بجے ختم ہو گا۔

معزز افسران اور ان کے خاندانی ممبروں کیواسطے فلیٹیز ہوٹل میں جگہ تجویز کی گئی ہے۔

گورنمنٹ ہوس میں استقبال کیواسطے راجگان و مہاراجگان و شہر بزرگان و شہر کے سر کردہ اصحاب ہونگے۔

۲۶ر فروری - صبح گرجا اور بجے بعد دوپہر پروونشل میلہ ہو گا جس کے واسطے بھی ٹکٹ ہونگے۔

۲۷ر فروری - ایچیسن کالج اور ریلوے ورکشاپ کا ملاحظہ اور پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا ملاحظہ اس کے بعد پولو ہوگا۔ کے واسطے فری ٹکٹ ہو گا۔

۲۸ر فروری - لاہور چھاؤنی میں فوجی پنشنروں اور پرانے ملازمان فوجی کی پریڈ ہو گی۔ اس کیواسطے بھی فری ٹکٹ ہونگے۔

یکم مارچ کو پولیس کی پریڈ گورنمنٹ ہوس میں ہو گی - اور گارڈن پارٹی شالامار باغ میں دیجائیگی جسمیں بیرونجات کے مہمانوں کے واسطے سیٹوں کا انتظام مقدم ہے۔

شہزادہ ویلز امرتسر نہیں آئینگے سرکاری اعلان مجریہ ۱۴ر فروری مظہر ہے کہ شہزادہ ویلز امرتسر نہیں آئینگے۔

مسٹر مانٹیگو پر اعتماد کا ووٹ دہلی ۱۳ر فروری - دیوان عام مسٹر مانٹیگو کے خلاف جو ملامت کا ووٹ پاس ہونے والا تھا۔ اس کو پیش نظر رکھکر مسٹر جمناداس دوارکاداس نے مجلس وضع قوانین ہند میں ان کے پاس اعتماد کا ووٹ پیش کیا۔ مسٹر سیشاگری آئر اور ڈاکٹر مسٹر بدھکاری نے بروز تائید کی۔ اور یہ ووٹ بذریعہ تار ولایت بھیجا گیا۔

خلاف ورزی قانون کیوں بند کیگئی بمبئی - ۱۳ر فروری گورکھپور کے واقعہ ہائلہ نے جس سے والنٹیروں کا تعلق معلوم ہوتا ہے اور بریلی کے ہنگامے اور مدراس اور بمبئی اور دیگر مقامات کے واقعات کی وجہ سے مسٹر گاندھی نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ بردولی میں سول نافرمانی کو ملتوی کیا جائے۔

مسلمان لیڈران سول نافرمانی کی تائید میں لکھنؤ - ۱۱ر فروری شیخ شیر حسین صاحب قدوائی نے مسٹر گاندھی کے نام تار بھیجا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں اور بالخصوص جو اودھ میں رونما ہوئے ہیں اجتماعی سول نافرمانی ناممکن ہے۔ اور یہ بلا تشدد نہ رہیگی۔ اور نہ ہی اسبات کا انتظام ہو سکتا ہے۔ کہ بردولی سے آگے یہ مرض متعدی نہ بڑھے گا۔ اسلئے یا تو فسادات کیلئے تیار ہو جائیے یا سول نافرمانی ملتوی کر دیجئے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ حکیم اجمل خان صاحب اور ڈاکٹر انصاری نے بھی اس مضمون کے تار مسٹر گاندھی کو بھیجے ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

فاقہ کش روس کی امداد روما ۱۳ر فروری - جہاز "کیپریانیہ" روس کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ اس میں اشتراکیین اٹلی کے فراہم کردہ کپڑے ادویہ اور سامان رسد ہے۔ جو قیمت میں ۳۰۰۰۰۰ لائر سکہ ہے۔

چھ پرتگالی افسروں کی گرفتاری لزبن ۱۳ر فروری - ۶ افسروں کو اس بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ انھوں نے گذشتہ اکتوبر کی بغاوت میں وزیر اعظم سنہور گرانجہ اور دیگر مشہور اشخاص کے قتل میں حصہ لیا تھا۔

کینیا کے ہندوستانیوں کا پروٹسٹ لنڈن - ۱۳ر فروری کینیا کے ہندوستانیوں کے ایک وفد نے مسٹر چرچل کی اس تقریر کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ جو انھوں نے ۲۷ر جنوری کو مشرقی افریقہ کے جلسۂ طعام میں کی تھی۔ وفد کی اعتراضی عرضداشت میں لکھا ہے۔ کہ مسٹر چرچل نے وفد سے مشورہ نہیں کیا اور شاہی فوائد کے لئے یہ ایک خوش آئیند امر ہے۔ کہ ہز میجسٹی کی حکومت نے ابھی تک یورپینوں کی برتری کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

عرب میں بے چینی لنڈن - ۱۰ر فروری - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مکہ اور جدہ میں ہر طرح امن ہے لیکن عوقہ کے نواحی قبائل مضطرب ہیں۔ اور خاصکر مدینہ کے اردگرد میں بے چینی پیدا کر رہے ہیں۔

لارڈ ایلنبائی کا پیام سعد زغلول پاشا کی بیوی کے نام سعد زغلول پاشا کی گرفتاری کے بعد لارڈ ایلنبائی نے ذیل کا پیام سعد پاشا زغلول کی بیوی کے نام بھیجا ہے۔

صاحب العصمت حرم سعد پاشا کو واضح ہو۔ کہ سعد پاشا کو کسی ایسی جگہ لیجایا جائیگا۔ جہاں کی آب و ہوا مناسب ہو گی۔ اگر آپ بھی اُن کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ تو آپ کو آرام و آسایش کے ساتھ ان کے ساتھ رکھا جا سکتا ہے۔

بیگم سعد پاشا زغلول کا جواب میں نے اپنے شوہر کو خدائے بزرگ و برتر کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور ان کے ساتھ میں جانا نہیں چاہتی۔ کیونکہ جو کام وہ چھوڑ گئے ہیں وہ جاری رہنا چاہیئے۔ اور میں انکو جاری رکھونگی۔

سعد زغلول کی گرفتاری کا اثر قاہرہ میں (احتجاج و اظہار غم کے طور پر) زغلول پاشا کی گرفتاری کے بعد ٹرام موٹریں اور گاڑیاں بالکل بند ہو گئیں۔ اور کوئی سواری گاڑی نظر نہیں آتی تھی۔

مسٹر گاندھی کی گرفتاری کا حکم مسٹر مانٹیگو نے اعلان کیا کہ چند روز ہوتے ہیں کہ حکومت ہند نے مسٹر گاندھی

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)